روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 28-اپریل 2015ء 8 رجب 1436 ہجری 28 شہادت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 97

جس کو خدا پر یقین نہیں

جس کو خدائے عزوجل پر یقیں نہیں
اس بدنصیب شخص کا کوئی بھی دیں نہیں

پر وہ سعید جو کہ نشانوں کو پاتے ہیں
وہ اس سے مل کے دل کو اسی سے ملاتے ہیں

(درثمین)

روحانیت، اخلاقیات اور مادیت کا مذہب سے تعلق کا پُر معارف بیان۔ مذہب کی ضرورت واہمیت پر بصیرت افروز خطبہ

اخلاق کی درستی اور مادی ترقی کو خدا تعالیٰ نے مذہب کے تابع کر دیا تا کہ اس سے سب کچھ انسان کو مل جائے

سچا مذہب حاصل کر کے انسان تمام دنیا کو حاصل کر سکتا ہے مگر اس کیلئے ایمان کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ اپریل 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/ اپریل 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آجکل نوجوانوں کے ذہنوں میں خاص طور پر اور معاشرے میں عموماً لوگوں کی طرف سے ایک سوال پھیلایا جاتا ہے کہ اگر انسان کے اخلاق اچھے ہوں اور دنیاوی تعلیم اچھے اخلاق کی طرف لے جاتی ہے تو پھر مذہب کے ماننے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مذہب بھی تو اخلاق ہی سکھلاتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کی روشنی میں یہ بیان فرمایا کہ اخلاق کی درستی، مادی ترقی اور مذہب کا کیا تعلق ہے اور دین حق اس کو کس طرح دیکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مذہب اور اخلاق اور انسان کی وہ ضروریات جو اس کے جسم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ایسی مشترک ہیں کہ ان میں فرق کرنا مشکل ہے۔ جو شخص مذہب پر یقین رکھتا ہے وہ اخلاق کو مذہب سے جدا نہیں کر سکتا۔ نہ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مذہب نے مجھے دنیا سے بے پرواہ اور غنی کر دیا ہے اس لئے میری ضروریات نہیں ہیں۔ اگر یہ سوچ ہو کہ مجھے اب کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے تو انسانی ترقی یعنی مادی ترقی کا پہیہ رک جاتا ہے۔ گویا کہ یہ ساری چیزیں یعنی مذہب بھی، اخلاق بھی اور مادی ترقی بھی آپس میں ملی ہوئی ہیں مگر اس کے باوجود ان میں فرق بھی ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مادیت، اخلاق اور مذہب اس قدر قریب ہیں کہ عام آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں سے ایک حد شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہوتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر غور کرنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے روحانیت، اخلاقیات اور مادیت سے متعلق تمام امور کی وضاحت اور تفصیلات بیان فرمائی ہیں مگر ہر چیز کو آپؐ نے مذہب کا حصہ قرار نہیں دیا۔ فرمایا کہ آج کل کے لوگوں نے اپنے ہر نظریے کو مذہب کا حصہ ٹھہرا کر عجیب جہالت پھیلا دی ہے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود نے ان چیزوں سے بچا کر ایسی راہنمائی فرمائی ہے کہ تم اصل حقیقت جاننے کے لئے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر معاملے میں اعتدال اور اس کا حق ادا کرنا یہ حقیقی دین ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بے شک عبادت انتہائی ضروری ہے لیکن تیرے نفس کا، تیری بیوی کا اور تیرے ہمسائے کا بھی تجھ پر حق ہے۔ فرمایا کہ جب معاشرے میں اس سوچ کے ساتھ ہر ایک کوشش کر رہا ہوگا تو وہ معاشرہ روحانی، اخلاقی اور مادی ہر طرح کی ترقی کا بہترین نمونہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے حالات میں ہی اپنے ماموروں کو بھیجتا ہے جو صحیح راہنمائی کر کے مذہب کو مذہب کی جگہ، اخلاق کو اخلاق کی جگہ اور دنیا کو دنیا کی جگہ پر رکھتے ہیں۔ بظاہر وہ روحانی پیغام لے کر آتے ہیں مگر ان تینوں چیزوں کا گہرا تعلق ہے۔ اور روحانیت میں کمال سے اخلاق کا درست ہونا لازمی ہے۔ اور اخلاق کی نگہداشت سے مادیت کی درستگی بھی لازمی ہے مگر یہ درست نہیں کہ جس کی دنیا درست ہو اور ترقی کر رہا ہو، اس کے اخلاق بھی درست ہوں۔ اور جس کے اخلاق درست ہوں اس کا مذہب بھی درست ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء انسان کو اپنی طرف لانے کا ہے، یہی اس کی پیدائش کا مقصد ہے۔ پس اس نے اخلاق کی درستگی اور مادی ترقی کو مذہب کے تابع کر دیا تا کہ جو اس کی طرف توجہ کرے اسے باقی سب کچھ آپ ہی آپ مل جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کامل مومن کو سب ترقیات حاصل ہوتی ہیں لیکن جو صرف دنیا دار ہوں ان کی سب کوششیں دنیا میں ہی غائب ہو جاتی ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ دنیا میں ان تینوں امور کے حصول کے لئے الگ الگ ذرائع ہیں لیکن ایک ذریعہ مشترک بھی ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنا ہے۔ اخلاق کے لئے کوشش کرنے سے اخلاق مل جائیں گے، مادیات کے لئے کوشش کرنے سے مادیات حاصل ہو جائیں گی مگر ہر ایک کوشش کا نتیجہ اس دائرے کے اندر محدود رہے گا مگر روحانیت کی درستگی کرنے والوں کو ساری چیزیں مل جائیں گی۔ پس سچا مذہب حاصل کر کے انسان تمام دنیا کو حاصل کر سکتا ہے مگر اس کے لئے ایمان کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرے۔ وہ شخص جس کو کامل ایمان حاصل ہو وہ کس طرح اعلیٰ اخلاق کو چھوڑ سکتا ہے۔ اگر اخلاق کے سارے شعبے انسان اختیار کرے اور ان پر عمل کرے تو سچائی، دیانت، امانت، تقویٰ اور طہارت سبھی کچھ اسے حاصل ہو جائے گا اور پھر دنیا بھی اسے حاصل ہوگی۔ پس مومن کو سب سے زیادہ توجہ روحانی تعلق کی طرف کرنی چاہئے۔

بچے کو نماز پڑھنے کا حکم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ایک اہم بات یہ ہے کہ اطفال الاحمدیہ کی عمر سات سال سے لے کے پندرہ سال کی عمر ہے سات سال کی عمر سے لے کے دس سال کی عمر تک بچے کو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کی عادت ڈالنی چاہئے اور بچوں کو خود عادت ہونی چاہئے کہ ہم نے نمازیں پڑھنی ہیں اور پھر یہاں تک حکم ہے کہ دس سال کے بعد تھوڑی سی سختی بھی کرو تو دس سال، بارہ سال کی عمر میں اگر ماں باپ آپ کو کہتے ہیں کہ بچے نماز پڑھو اور سختی بھی کرتے ہیں تو آپ لوگوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اسی عمر میں اگر نمازوں کی عادت پڑ گئی تو آئندہ ہمیشہ نمازوں کی عادت پکی رہے گی۔ آپ دیکھ لیں کہ جتنے نمازیں پڑھنے والے لوگ ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت ہے ان میں سے اکثریت وہی ہیں جن کو بچپن میں نمازیں پڑھنے کا شوق تھا۔ جو بچپن میں اچھے ماحول میں رہے اور جب جوانی میں قدم رکھا تب بھی اچھے ماحول میں قدم رکھا“۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ ششم صفحہ 217)
(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

سارہ خرم واقفہ نو بنت مکرم خرم شہزاد صدیقی صاحب راولپنڈی نے سال 2014ء میں International Kangroo Linguistic Contest میں حصہ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لیول گریڈ 4 میں پاکستان بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل کی حق دار قرار پائی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جماعت کے لئے بہترین اور مفید وجود بنائے اور اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم محی الدین عباسی صاحب

افغانستان کے متعلق چند الہامی خبریں اور حضرت مسیح موعود کی انذاری پیشگوئیاں

1929ء میں افغانستان کی حکومت میں اچانک ایک ایسا انقلاب آیا جس کے نتیجے میں اس وقت کے والی افغانستان امیر امان اللہ خان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ جو شخص اس انقلاب کا ذریعہ بنا وہ بچہ سقہ کہلانے والا ایک ڈاکو تھا۔ اس کے نتیجے میں امیر امان اللہ خان ملک چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور ہو گیا۔ بچہ سقہ کا اصل نام حبیب اللہ تھا اور اس کا والد کابل افغانستان کے شاہی محل میں ماشکی تھا یہ بچہ سقہ ماشکی کا بیٹا کے نام سے مشہور ہو گیا۔ وہ اس وقت کے شاہی خاندان یعنی امیر امان اللہ خان والی افغانستان کا تختہ الٹنے کے قابل کیونکر ہوا۔ اس کی تفصیل اور اس قوم کی تباہی کے محرکات یہ ہیں۔

بچہ سقہ بڑا ہو کر افغان فوج میں بطور سپاہی ملازم ہو گیا اس دوران ایک بار جب وہ رخصت لے کر اپنے گاؤں جا رہا تھا ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کر دیا۔ بچہ سقہ کے پاس اس وقت سرکاری بندوق تھی اس نے فائر کر کے ڈاکو کو قتل کر دیا دوسرے ڈاکو بھاگ گئے۔ جب یہ خبر حکومت کے علم میں آئی تو اس نے بچہ سقہ کی غیر حاضری میں ہی اس کے جرم کی بناء پر کورٹ مارشل کر دیا کہ وہ سرکاری بندوق اپنے ساتھ کیوں لے کر گیا۔ بچہ سقہ اس ڈر سے کہ اگر وہ واپس اپنی ڈیوٹی پر گیا تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا۔ بجائے واپس جانے کے پہاڑوں میں چھپ گیا پھر رہزنوں کے ساتھ مل کر رہزنی شروع کر دی اس کے نتیجے میں ملک کے تمام لٹیرے اور رہزن اس کے گرد جمع ہو گئے ان سب نے اسے اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ اس طرح اس نے تین ساڑھے تین سو کی نفری جمع کر لی۔ پھر حکومت بھی اس سے ڈرنے لگی۔ امیر امان اللہ خان والی افغانستان کی اسلامی اصلاحات کے خلاف افغانستان کے ملاؤں اور سجادہ نشینوں نے کھلم کھلا بغاوت شروع کر دی تو انہیں کسی ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو امیر امان اللہ خان کو تخت سے اتارنے میں ان کی مدد کر سکے۔ چنانچہ ان کی نظر انتخاب بچہ سقہ پر پڑی اور انہوں نے قبائل میں جا جا کر اس کی تعریفیں شروع کر دیں اور یوں کہنا شروع کر دیا کہ بادشاہ کی غیر اسلامی اصلاحات کا قلع قمع کرنے اور ایک کافر بادشاہ کے خلاف صف آراء ہونے کی صرف بچہ سقہ ہی اہلیت رکھتا ہے۔ امیر امان اللہ خان ان ڈاکوؤں کا مقابلہ نہ کر سکا۔ چنانچہ وہ ملک چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس طرح پر امیر امان اللہ خان کے ملک چھوڑنے کے بعد بچہ سقہ عملاً افغانستان کا بادشاہ بن گیا۔ نادر شاہ خان جو فرانس میں اپنی جلاوطنی گزار رہا تھا اسے واپس بلایا گیا اور حکومت اس کے سپرد کر دی گئی پھر نادر شاہ خان اور بچہ سقہ کے درمیان جنگ ہوئی اس میں نادر خان نے فتح پائی اور بچہ سقہ مارا گیا۔

نادر بادشاہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ کی طرف سے 1905ء میں یہ اطلاع دی گئی کہ ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا‘‘۔

بادشاہ بن جانے کے بعد نادر شاہ خان نے اپنا خاندانی اور ملکی لقب ’’خان‘‘ ترک کر کے ’’شاہ‘‘ کا لقب اختیار کر لیا اور ’’نادر شاہ‘‘ کہلانے لگا اس طرح وہ آسمانی پشین گوئی کے مطابق اس پُرالم ڈرامے کا کردار بن گیا۔ جو چند سال بعد سرزمین افغانستان کے اندر کھیلا جانے والا تھا۔ اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ نادر شاہ کو تخت نشین ہوئے ابھی چار سال ہی گزرے تھے کہ 8 نومبر 1933ء کو عبدالخالق نامی ایک شخص نے اسے عین دن کے وقت مجمع عام میں قتل کر دیا۔ نادر شاہ اس چار سال کے عرصہ میں عوام کے اندر اتنا مقبول اور دنیا میں اتنی شہرت پا چکا تھا کہ اس کی یوں اچانک موت کے ساتھ ہی نہ صرف افغانستان کے اندر صف ماتم بچھ گئی۔ بلکہ تمام دنیا میں بالفعل یہ صدا بلند ہوئی کہ ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا‘‘۔

حضرت مسیح موعود کی یہ پیشگوئی متفرق امور پر مشتمل تھی جو یہ خبر دے رہی تھی۔ اول تو یہ کہ کوئی شخص نادر شاہ نامی آنے والے زمانہ میں کسی قطعۂ زمین پر ظہور کرے گا یہ شخص اپنی اعلیٰ قابلیتوں اور قوائے خداداد کے باعث پبلک میں اس قدر محبوب اور مطلوب ہو گا کہ عندالضرورت لوگ پکار اٹھیں گے کہ اس وقت نادر شاہ کی ضرورت ہے۔ ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا‘‘ کیونکہ اس ضرورت کو وہی پورا کر سکتا تھا۔

دوم وہ عین اس وقت پبلک میں سے جدا ہو گا اور یہ اچانک جدا ہو گا جبکہ ہنوز اس کی خدمات جلیلہ کی ضرورت باقی ہو گی تب لوگ بصورت حسرت کہیں گے کہ ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا‘‘ یہ سب باتیں اس طرح پوری ہوئیں کہ امیر امان اللہ خان نے خود محمد نادر شاہ کو سفارت فرانس پر روانہ کر دیا اس کی غیر حاضری میں بغاوت رونما ہوئی اور امیر امان اللہ خان تخت و تاج چھوڑ کر افغانستان سے نکل گیا اس طرح تخت و تاج اور ملک حبیب اللہ بچہ سقہ کے ہاتھ میں چلا گیا تو قدرت نے موقع دیا اور محمد نادر شاہ خان کو فرانس سے بلوایا گیا اللہ تعالیٰ نے غیب سے سب یہ سامان کر دیئے کہ محمد نادر شاہ پھر افغانستان کا بادشاہ بن گیا اور بچہ سقہ اور اس کے ساتھی چوروں کو گولیوں سے ہلاک کر کے پھانسی پر لٹکا دیا ماشکی کے بیٹے سقہ بچہ نے کابل میں اس قدر ظلم و ستم کیا اور دست تعدی دراز کیا کہ لوگوں کی عزت و مال اور جان سب خطرے میں پڑ گئے اور ہزارہا نفوس ہلاک ہوئے، دولت اور جائیدادیں سب لوٹ لیں یہاں تک کہ وہ لوگ محمد نادر شاہ کی غیر حاضری از کابل کو سختی سے محسوس کرنے لگے اور چلا اٹھے کہ ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا‘‘ محمد نادر شاہ نے افغانستان کی تباہ شدہ سلطنت اور عزت کو بحال کیا بلکہ پہلے سے زیادہ خوبصورت رفیع الشان عمارات، بازار، پل اور سڑکیں بنائیں اور افواج کو بھی مسلح کیا ان تین چار سالوں میں افغانستان نے بہت ترقی کی افغانان کابل ابھی اس نظارے میں محو تھے کہ ایک عبدالخالق نامی شخص نے محمد نادر شاہ کو ارک شاہی میں 8 نومبر 1933ء کو بوقت تقریب تقسیم انعامات میں پستول سے فائر کر کے قتل کر دیا اس طرح یہ بہادر جرنیل رخصت ہو گیا۔ جس سے ہر افغان باشندہ درد دل سے پکار اٹھا ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا‘‘

اس وقت کے مشہور اخبار مدینہ نے 13 نومبر 1933ء میں یوں خبر شائع کی۔ ہندوستان کے ہوش و حواس پر یہ برقی خبر بجلی کی طرح گری کہ 8 نومبر 3 بجے اعلیٰ حضرت نادر شاہ نمازی بادشاہ افغانستان کو کسی غدار وطن نے شہید کر دیا اور تمام مسلمان غم و غصہ کی تصویر بن گئے۔

ان تینوں صورتوں میں حضرت مرزا امام مہدی کی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔

وقت کے امام کو خدا تعالیٰ نے تیرہ مارچ 1907ء کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ ریاست کابل میں قریب 85 ہزار آدمی مریں گے (تذکرہ صفحہ 701) اور یہ خبر اخبار الفضل مورخہ 19 نومبر 1918ء قبل از وقوع شائع بھی کرا دی تھی۔

خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو اپنا عملی رنگ اس طرح دے کر پورا کیا کہ سرزمین افغانستان میں بغاوت پر بغاوت نمودار ہوئی اور آخر کار یہ انقلاب ’’بچہ سقہ‘‘ واقع ہوا۔ جس کی نذر ہزارہا نفوس ہو گئے۔ قارئین آپ نے ان واقعات پر نظر دوڑا کر دیکھ لیا ہو گا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو کس طرح عملی رنگ میں پورا کیا۔ روزنامہ انقلاب لاہور نے ایک لاکھ سے زائد نفوس ہلاک ہونے کی خبر دی۔ ماشقی کا بیٹا سقہ بچہ تو محض خاندان امیر عبدالرحمان خان کو مٹانے کی غرض سے ایک غضب کا فرشتہ تھا جو پیدا ہوا اور کام کر کے فنا ہو گیا۔ وقت کے امام نے تو حضرت شہزادہ سید عبداللطیف کی شہادت کے موقع پر فرما دیا تھا کہ

’’صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ (اس سے سخت ظلم ہم نے کہیں نہیں دیکھا) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے اور کابل کی سرزمین دیکھ لے گی یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا پہلے اس سے غریب عبدالرحمان میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے۔ ...... ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا ایسے معصوم شخص کو کمال بے دردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کیا۔ اے کابل کی سرزمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت ظلم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت سرزمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 72)

یہ شہادت 17 ماہ ربیع الثانی 1321 ہجری بمطابق 14 جولائی 1903ء اور عصر کا وقت تھا۔ اس پر پتھروں سے بارش کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جن دو بکروں کی شہادت کی خبر، بذریعہ وحی شاتان تذبحان میں دی تھی وہ دوسرا شات بھی مظلوم مارا گیا اس طرح یہ دونوں شہداء داعی امن و صلح اور بے آزار انسان تھے اس کے باعث سخت خطرناک طور پر شہر میں ہیضہ پھوٹ پڑا اور شہادت کے دوسرے دن 15 جولائی کو اہل کابل پر عذاب مسلط کر دیا جس سے ہزاروں افراد لقمہ اجل بنے۔

پہلے سے زیادہ دیندار

پشاور کے خواجہ محمد شریف صاحب بٹالوی کی پہلی شادی اس وقت ہوئی جب کہ آپ جماعت نہم میں تعلیم پا رہے تھے۔ خواجہ صاحب کی احمدیت کے بعد ان کا حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق اور شریفانہ طرز عمل دیکھ کر ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ اور سلسلہ کی مدات میں ماہواری چندے وغیرہ ادا کرتی رہیں۔ اگر کوئی عورت دریافت کرتی کہ آپ کا خاوند احمدی ہو گیا۔ تو آپ جواب دیا کرتیں کہ **جب سے میرا شوہر احمدی ہوا ہے اس کا سلوک مجھ سے بڑا اچھا ہے۔ اور سچ بولتا ہے۔ اور سچی بات پسند کرتا ہے اور پہلے سے زیادہ نیک اور دیندار ہو گیا ہے۔** مجھ سے بڑے نرم سلوک سے پیش آتا ہے اور بڑا پرہیزگار ہے۔ اس کا چہرہ نورانی ہو گیا ہے۔

جب آپ کی خوشدامنہ نے آپ کی اہلیہ کو کہا کہ خواجہ محمد شریف تو مرزائی (احمدی) ہو گیا ہے۔ اگر تو کہے تو ہم اس سے طلاق لے دیں۔ تو آپ کی اہلیہ نے جواب دیا کہ میرا شوہر حق پر ہے۔ میں بھی احمدی ہوں۔ اور میں ڈر کر احمدی نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی صلاحیت اور حسن سلوک نے مجھے احمدیت کے قبول کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

(تاریخ احمدیہ سرحد ص 289 از قاضی محمد یوسف صاحب)

خطبہ جمعہ

مومن کے لئے یہ بہت بڑا فکر کا مقام ہے کہ اپنے کل کی فکر کریں جہاں اعمال کا حساب ہونا ہے غیر مومنوں کی طرح ہم صرف اس دنیا ہی کو سب کچھ نہ سمجھ لیں بلکہ حقیقی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ پر چلیں

انسان اگر یہ یقین رکھے کہ کوئی خبیر و علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری، دغا، فریب، سستی و کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا تو وہ بچ سکتا ہے

اس یقین پر ہم قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور پھر اس بات پر بھی یقین کہ وہ ہمارے ہر قسم کے دھوکے، فریب چاہے وہ ہم معمولی سمجھ کر تھوڑا سا منافع کمانے کے لئے کر رہے ہیں یا اپنے کام میں سستی دکھا رہے ہیں یا معاہدے کے مطابق اس نیت سے جان بوجھ کر کام ختم نہیں کر رہے کہ شاید کسی کو دباؤ میں لا کر مزید مفاد اٹھا سکیں تو یاد رکھیں ایسی باتیں خدا تعالیٰ کو پسند نہیں

انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دنیاوی معاملات کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ مومن کے لئے تقویٰ پر چلنے کا حکم ہے اور تقویٰ میں تمام دینی اور دنیاوی کاموں کو خدا تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق بجالانا ضروری ہے

شیطان کا حملہ یا روحانی بیماری جو ہے جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بسا اوقات اس کے علاج کے لئے انسان تیار نہیں ہوتا۔ دوسرے توجہ دلائیں بھی کہ علاج کروا لو تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی

یہ بات یقینی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کو بھلاتے ہیں وہ آخر کار ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کا اخلاقی انحطاط بھی ہوتا ہے اور روحانی تنزل بھی ہوتا ہے اور آخر کار ذہنی سکون بھی جاتا رہتا ہے

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 مارچ 2015ء بمطابق 6۔امان 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الحشر کی آیات 19-20 تلاوت کیں اور فرمایا: یہ سورۃ حشر کی دو آیات ہیں جن کا ترجمہ اس طرح پر ہے کہ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر برائی اور گناہ کی جڑ ان برائیوں اور گناہوں کو معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے یا ان پر توجہ نہ دینا ہے لیکن یہی بے احتیاطی پھر انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ پھر انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول جاتا ہے نیکی کے ان معیاروں کو بھول جاتا ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف کم ہو جاتا ہے۔ تقویٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی پر کامل ایمان نہیں رہتا۔ گویا کہ ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا عملاً ایمان کی شرائط سے دُور ہٹتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں پھر مومن نہیں رہتا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف مومنوں کو توجہ دلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بڑا زور دے کر فرمایا کہ صرف آج کی اور اس دنیا کی لہو و لعب کی دلچسپیوں کی، آراموں اور آسائشوں کی یا عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں سے تعلقات کی فکر نہ کرو بلکہ جو فکر کرنے والی چیز ہے وہ تمہاری کل ہے۔ تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا معیار اور اس کا تقویٰ اختیار کرنا تمہاری اصل ترجیح اور فکر ہونی چاہئے۔ تمہارا مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے۔ اور اگر یہ ہوگا تو تبھی تمہاری حقیقی اخلاقی ترقی بھی ہوگی جو صرف سطحی اخلاق نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا مقصود لئے ہوئے ہوں گے۔ تمہاری روحانی ترقی اور یہ دعویٰ کہ میں مومن ہوں اسی وقت حقیقی ہوگا جب کل پر نظر ہوگی۔ تمہارا یقینی، بے غرض اور سچائی پر مبنی خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان بھی اُس وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی ہوگا جب اپنے کل کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرو گے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرو گے۔

جو پہلی آیت میں نے تلاوت کی ہے حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور ہر یک تم میں سے دیکھتا رہے کہ مَیں نے اگلے جہان میں کون سا مال بھیجا ہے اور اس خدا سے ڈرو جو خبیر اور علیم ہے اور تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔ یعنی وہ

خوب جاننے والا اور پرکھنے والا ہے۔ اس لئے وہ تمہارے کھوٹے اعمال ہرگز قبول نہیں کرے گا۔‘‘

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 225-226)

پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہم میں سے ہر ایک کو بڑے غور اور کوشش سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ہم اپنے اعمال پر نظر رکھیں۔ ان باتوں پر نظر رکھیں جو ہماری کل سنوارنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو ہمارے دلوں کی پاتال تک نظر رکھنے والا ہے اور اسے ہمارا سب علم ہے اس کو صرف ان باتوں سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا جو سطحی باتیں ہیں بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ کھوٹے کھرے کی تمیز کرتا ہے۔ کھوٹے اعمال وہ قبول نہیں کرے گا۔ پس ایک مومن کے لئے یہ بہت بڑا فکر کا مقام ہے کہ اپنے کل کی فکر کریں جہاں اعمال کا حساب ہونا ہے۔ غیر مومنوں کی طرح ہم صرف اس دنیا ہی کو سب کچھ نہ سمجھ لیں بلکہ حقیقی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ پر چلیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ: دنیا و عقبیٰ میں کامیابی کا ایک گُر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان کل کی فکر آج کرے۔ اس سے دنیا میں بھی سنوار پیدا ہو گا اور آخرت کی زندگی میں بھی سنوار پیدا ہو گا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’قرآن پاک کی تعلیم وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ (-) پر عمل کرنے سے انسان نہ صرف دنیا میں کامران ہوتا ہے بلکہ عقبیٰ میں بھی خدا کے فضل سے سرخرو ہو گا۔ ہم کبھی آخرت کے لئے سرمایۂ نجات جمع نہیں کر سکتے جب تک آج ہی سے اس دارالقرار کے لئے تیاری نہ شروع کر دیں۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 66-67)

اس حوالے سے مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آیت نکاح کے خطبے میں بھی ہم پڑھتے ہیں۔ یہ نکاح کے خطبے میں پڑھی جانے والی آیات میں سے سب سے آخری آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں پڑھی جانے والی آیات میں مختلف امور کی طرف توجہ دلا کر کہ اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو۔ اس بندھن کے ساتھ جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کا بھی خیال رکھو۔ سچائی اختیار کرو۔ سچائی پر قائم رہو گے تو اس کے ذریعہ سے نیک اعمال کی اور رشتے نبھانے کی توفیق ملتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر چلو اس میں تمہاری کامیاب زندگی ہے۔ پھر مزید زور دیا کہ اگر کل پر نظر رکھو گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر بھی نظر رہے گی۔ اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بیشمار احکامات ہیں جو عائلی معاملات کو خوبصورت بنانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر انسان غور کرے تو اس کا فائدہ انسان کو ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفہ اول نے یہ فرمایا کہ دنیا بھی سنور جائے گی اور عقبیٰ بھی سنور جائے گی۔ اس دنیا میں گھریلو زندگی بھی جنت نظیر بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے آخرت کے انعامات بھی ملیں گے۔ پھر صرف اپنی ذات تک ہی نہیں بلکہ اس وجہ سے اولاد بھی نیکیوں پر چلنے والی ہو گی۔ گویا صرف اپنی کل نہیں سنوار رہے ہوں گے بلکہ اگلی نسل کی کل کی بھی ایک حقیقی مومن ضمانت بننے کی کوشش کرے گا۔ بلکہ ضمانت بن جاتا ہے کہ عموماً پھر آئندہ نسل بھی نیکیوں پر قدم مارنے والی ہو گی۔

پس اگر وہ گھر یا وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے، اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف رہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے اور ان کی زندگیاں سنوارنے والے بھی بن جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ پس ایسے گھروں کو جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر صرف دنیاداری کی خاطر اپنے گھروں کو برباد کر رہے ہیں سوچنا اور غور کرنا چاہئے۔ اگلی نسلیں صرف آپ ہی کی اولاد نہیں ہیں بلکہ جماعت اور قوم کا بھی سرمایہ ہیں۔ ان کو صحیح راستے دکھانا ماں باپ کا کام ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ماں باپ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق چلانے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ تو ایک پہلو ہے جس کی طرف ہر مومن کو اللہ تعالیٰ نے کوشش کرنے کی طرف اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ اپنی اور بچوں کی دنیا و آخرت سنوار سکیں۔ ہماری زندگی میں بیشمار ایسے مواقع آتے ہیں جب ہم تقویٰ سے کام نہیں لیتے۔ آخرت پر نظر نہیں رکھتے۔ اس دنیا کے وسائل اور ضروریات کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ دنیا کے سہاروں کو اللہ تعالیٰ کے سہاروں پر لاشعوری طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اپنی کمزوریوں کی وجہ سے، نااہلیوں کی وجہ سے، سستیوں کی وجہ سے اس دنیا کے مستقبل کو بھی برباد کرتے ہیں۔ اس دنیا میں جو اپنی کل ہے اس کو بھی برباد کرتے ہیں اور اگلے جہان کی کل کو بھی نظرانداز کر دیتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ اس کے کتنے بھیانک نتائج نکل سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک دفعہ مختصر الفاظ میں یوں توجہ دلائی کہ ’’مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’انسان غضب کے وقت قتل کر دینا چاہتا ہے۔ گالی نکالتا ہے۔ مگر سوچے کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔ اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ کے طریق پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 67)

اگر ہم دیکھیں تو تمام برائیاں اور تمام گناہ اس لئے سرزد ہوتے ہیں کہ ان کے کرتے وقت ہمارے دماغ میں ایک خنّاس سمایا ہوتا ہے، شیطان گھسا ہوتا ہے۔ نتائج سے بے پرواہ ہو کر کام ہوتا ہے۔ بہت شاذ ایسا ہوتا ہے کہ قتل و غارتگری کرنے والے یا گناہ کرنے والے اقرار کر کے خود اپنے آپ کو اس کے نتائج بھگتنے کے لئے پیش کر دیں۔ ایسے لوگوں کے جنون کی کیفیت جو خود ہی پیش کرتے ہیں تقریباً مستقل کیفیت ہوتی ہے۔ باقی ہر عقل والا، عام عقل والا انسان جب اس جنونی کیفیت سے باہر آتا ہے تو اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ عادی مجرموں کا معاملہ تو اَور ہے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی بات نہیں فرما رہا جو عادی لوگ ہیں یا بالکل پاگل ہیں بلکہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو فرماتا ہے کہ مومن کی نشانی کل پر نظر رکھنا ہے۔

حضرت خلیفہ اول اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ نتائج پر یا کل پر نظر رکھنے کا خیال کس طرح پیدا ہو، کس طرح نظر رکھی جائے۔ اس کے لئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس بات پر ایمان رکھے کہ (-)۔ جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ انسان اگر یہ یقین رکھے کہ کوئی خبیر علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری، دغا، فریب، سستی اور کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا تو وہ بچ سکتا ہے‘‘۔ آپ نے فرمایا ’’ایسا ایمان پیدا کرو۔ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے فرائض نوکری، حرفہ، مزدوری وغیرہ میں سستی کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے رزق حلال نہیں رہتا‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 67-68)

یعنی دنیاوی معاملات میں بھی جو سستی کرتے ہیں اور ان کا حق ادا نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے بھی اپنی کل کو برباد کر لیا اور اپنا رزق جو انہوں نے حاصل کیا وہ بھی حلال نہیں رہا۔ یہ دھوکے کا رزق ہے۔

پس یہ آیت جو اپنے کل پر نظر رکھنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے بڑی وسعت رکھتی ہے اور ہر قدم پر ایک حقیقی مومن کے پاؤں پکڑ کر کسی بھی معمولی کمزوری اور گناہ کی طرف بڑھنے سے روکتی ہے۔

پس یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس یقین پر ہم قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور پھر اس بات پر بھی یقین کہ وہ ہمارے ہر قسم کے دھوکے، فریب

چاہے وہ ہم معمولی سمجھ کر تھوڑا سا منافع کمانے کے لئے کر رہے ہیں یا اپنے کام میں سستی دکھا رہے ہیں یا معاہدے کے مطابق اس نیّت سے جان بوجھ کر کام ختم نہیں کر رہے کہ شاید کسی کو دباؤ میں لا کر مزید مفاد اٹھا سکیں تو یاد رکھیں ایسی باتیں خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کو پسند نہیں تو پھر جیسا کہ حضرت خلیفہ اول نے بھی فرمایا کہ اس کا بدلہ ہو گا اور اس کا بدلہ پھر سزا کی صورت میں ہی ہے۔

پس مومن کو کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لے کر اپنے معاشرتی، کاروباری، ملکی، بین الاقوامی تمام معاملات میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلا دی اور جو تقویٰ پر نہیں چلتا وہ پھر اس بات کو بھی ذہن میں رکھے کہ ایسا انسان خدا کی پکڑ میں آئے گا۔ انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دنیاوی معاملات کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ مومن کے لئے تقویٰ پر چلنے کا حکم ہے اور تقویٰ میں تمام دینی اور دنیاوی کاموں کو خدا تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق بجا لانا ضروری ہے۔ انسان بعض دفعہ سمجھتا ہے کہ دنیاوی نقصان کے ابتلا سے بچنے کی کوشش کروں۔ مالی منفعت حاصل کر لوں چاہے جو بھی ذریعہ اپنایا جائے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی ایسا طریق جس سے دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کیا جائے دین سے اور ایمان سے دُور لے جانے والا ہے اور یہ بظاہر دنیاوی معاملہ دینی ابتلا بن جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ آہستہ آہستہ دین اور خدا سے دُور لے جاتا ہے۔ اس لئے ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا ابتلا دنیاوی ابتلاؤں سے بہت زیادہ ہے جس کے نتیجہ میں دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں۔

پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی میرے ہر کام پر نظر ہے۔ یہ سوچ جب پیدا ہو جائے تو مومن ایک حقیقی مومن بن جاتا ہے یا بننے کی طرف قدم بڑھا رہا ہوتا ہے۔ اس معیار کو دیکھنے کے لئے کسی جماعتی یا ذیلی تنظیم کے رپورٹ فارم کو دیکھنے اور اس پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک شخص خود اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ کیا یہ اس کے معیار ہیں کہ ہر کام کرنے سے پہلے اسے یہ خیال آئے کہ خدا تعالیٰ میرے اس کام کو دیکھ رہا ہے۔ اگر میں نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کام کر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ کا کئی گنا جزا کا بھی وعدہ ہے، اجر کا بھی وعدہ ہے۔ اور اگر نیت بد ہے تو پھر انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں بھی آ سکتا ہوں۔ جب ہم میں سے ہر ایک ایسی سوچ کے ساتھ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا تو جماعت کے جو تقویٰ کے عمومی معیار ہیں وہ بھی بلند ہوں گے اور یہ تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہوا جماعتی طور پر بھی خود بخود نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ نہ تربیت کے شعبے کے لئے مشکلات اور مسائل ہوں گے، نہ امور عامہ اور قضاء کے شعبے کے لئے مسائل، نہ ہی دوسرے شعبوں کو یاد دہانیوں کی ضرورت اور فکر پڑے گی۔

پس اپنے دلوں کو ہر وقت صبح شام ٹٹولتے رہنا چاہئے اور شیطان کے حملوں سے نفس کو بچانے کی انتہائی کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر نہیں خیال آتے تو یہ شیطان کی وجہ سے ہی نہیں آتے۔ اس بات کو بھلانے میں شیطان ہی کردار ادا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھلایا جائے تو شیطان ہی ہے جو کردار ادا کرتا ہے۔ کل کی اگر فکر نہ ہو تو وہ شیطان ہی ہے جو بھلاتا ہے۔ یہ شیطان ہی ہے جو یہ کہتا ہے اس بات کو بھول جاؤ کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں کہ اکثر اس بات کو نہیں سوچتے کہ میرے کام کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے اور یہ سب اس لئے ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خون کے ساتھ اس کے جسم میں چلتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاعتکاف باب زیارة المرأة زوجها فی اعتکافه، حدیث نمبر 2038)

بہت سی بیماریاں انسان کو اس لئے نقصان پہنچاتی ہیں کہ وہ خون میں گردش کر رہی ہوتی ہیں۔ آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور ایک وقت میں آ کر جسم پر بہت زیادہ اثر ڈالنا شروع کر دیتی ہیں۔ کسی وجہ سے انفیکشن ہو جاتا ہے اور اس کا اثر ہو جاتا ہے تو انسان کو شروع میں پتا نہیں چلتا کہ بیماری نے حملہ کر دیا ہے۔ بلکہ بہت ہی کوئی محتاط ہو، ذرا سی کسل مندی کے بعد وہ ڈاکٹر کے پاس جائے بھی تو ابتدائی حالت میں بعض ڈاکٹروں کو بھی پتا نہیں چلتا کہ بیماری اندر ہے، خون میں گردش کر رہی ہے۔ اور یہ بیماریاں آتی ہیں جیسا کہ میں نے کہا فضا میں بعض دفعہ جراثیم ہوتے ہیں ایک دوسرے سے بیماریاں لگتی ہیں اور آج بھی ہم دیکھتے ہیں بہت ساری وبائیں پھیلی ہوئی ہیں جن کا شروع میں پتا نہیں لگتا۔ آہستہ آہستہ جب پھیل جاتی ہیں تب پتا لگتا ہے۔ لیکن آجکل کے زمانے میں جو سب سے خطرناک چیز ہے وہ اس زمانے میں روحانی بیماریاں ہیں۔ اور روحانی بیماریوں کی تو فضا میں بھرمار ہوئی ہوئی ہے اور انسان کو پتا نہیں لگتا کہ کس وقت شیطان ہمارے خون میں چلا گیا ہے اور روحانی بیماری کو بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن شیطان کے خون میں گردش کرنے سے جو بیماری آتی ہے وہ جسمانی بیماری کی نسبت اس لحاظ سے زیادہ خطرناک ہے کہ جسمانی بیماری سے جسم پر اثرات پڑنے شروع ہوتے ہیں۔ جسم ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ کسل مندی کی کیفیت ہو جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ مزید تکلیف بڑھتی ہے۔ انسان خود محسوس کرتا ہے اور ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں مجھے دوائی دو۔ لیکن روحانی بیماری خطرناک اس وجہ سے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے انسان دُور ہٹتا ہے اور شیطان کے حملے کے نیچے آ جاتا ہے تو تب بھی خود کو بیمار محسوس نہیں کرتا بلکہ اپنے آپ کو اچھا ہی سمجھتا ہے۔ لیکن جب اس کے دوستوں، اس کے ہمدردوں کو پتا چلتا ہے کہ یہ بیمار ہے تو وہ اس کو سمجھاتے ہیں۔ جو بیماری کی انتہا کو پہنچ جائیں وہ دوستوں کے کہنے پر بھی خود کو بالکل ٹھیک سمجھتے ہیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو غلط سمجھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میرے دوست مجھے غلط کہہ رہے ہیں۔

پس شیطان کا حملہ یا روحانی بیماری جو ہے جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بسا اوقات اس کے علاج کے لئے انسان تیار نہیں ہوتا۔ دوسرے توجہ بھی دلائیں کہ علاج کروا لو تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔

پس ایک مومن کو اس سے پہلے کہ بیماری حملہ کرے اپنے جائزے لیتے ہوئے حفظ ماتقدم کے عمل کو شروع کر دینا چاہئے اور اس معاشرے میں جیسا کہ میں نے کہا کہ روحانی بیماریاں مستقل فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل کی بھی ضرورت ہے یا مستقل علاج کی بھی ضرورت ہے۔ حفظ ماتقدم کی ضرورت ہے اور یہی ایک حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مومن کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف سے خالی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ آپ جب بھی رات کو اٹھتے تو نہایت عجز اور انکسار سے دعائیں کرتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی اسی حالت کو دیکھ کر عرض کیا کہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ معاف کر دیا ہے۔ آپ کو اتنے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اتنی خشیت سے اپنے لئے دعائیں کیوں کرتے ہیں؟ اپنے لئے اتنی خشیت کیوں ہے؟ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب لیغفرلك ما تقدم من ذنبك وما تأخر...... حدیث نمبر 4837) ...... لیکن آپؐ نے فرمایا کہ میری نجات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ مجھے بھی ہر وقت اس کی طرف جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سب کے باوجود اس قدر خشیت کا اظہار کرتے ہیں تو پھر اور کون ہے جو کہہ سکے کہ مجھے ہر وقت ہر کام میں کل پر نظر رکھنے کی ضرورت نہیں اور کام کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس ہر وقت ہشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے کاموں اور اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے

اس کا رحم مانگنے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت یہ خیال دل میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ میں نے اپنے ایمان کو کس طرح بچانا ہے۔ اور اس کی طرف جو اگلی آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا کیونکہ پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آپ سے غافل کر دے گا۔

جیسا کہ مَیں نے مثال دی ہے کہ روحانی بیماری والے اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتے بلکہ ان کے ہمدرد جب ان کو بیمار سمجھ کر ان کا علاج کروانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ الٹا ان ہمدردوں کو بیمار اور پاگل سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ گویا روحانی بیماری ان کو اپنے نفس کی حالتوں کو دیکھنے سے بالکل لاپرواہ کر دیتی ہے اور پھر نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہیں نکلتا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ عموماً انسان خدا تعالیٰ کو تین طریقوں سے بھلاتا ہے یا یہ تین قسم کے لوگ ہیں جو ہمیں عموماً دنیا میں نظر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے دُور ہیں یا دُور ہوتے ہیں۔

ایک تو وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے وجود کے انکاری ہیں اور بڑی ڈھٹائی سے کہہ دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کوئی چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ آج کل کی بہت بڑی تعداد اسی نظریے پر قائم ہے جو اپنے آپ کو پڑھا لکھا کہتے ہیں۔ اپنی تعلیم پر بڑا زعم ہے اور یہ لوگ میڈیا اور انٹرنیٹ اور مختلف طریقوں سے نوجوانوں اور کچے ذہنوں کو اپنے خیالات سے زہر آلود کرتے رہتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جن کو حقیقی اور سچا ایمان تمام طاقتوں والے خدا پر نہیں ہے جس کے سامنے انہیں ایک دن پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ ایمان ہے یا اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایک خدا ہے جس نے دنیا کو پیدا کیا ہے اور اس کے تابع ایک نظام چل رہا ہے لیکن پھر بھی اس کے کہنے پر عمل نہیں ہے۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جو دنیاوی بکھیڑوں میں اس قدر ڈوب گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ کبھی خیال آ جائے تو نماز بھی پڑھ لیں گے، دعا بھی کر لیں گے لیکن کوئی باقاعدگی نہیں ہے۔ اس طرف توجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ بہر حال یہ بات یقینی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کو بھلاتے ہیں وہ آخر کار ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کا اخلاقی انحطاط بھی ہوتا ہے اور روحانی تنزل بھی ہوتا ہے اور آخر کار ذہنی سکون بھی جاتا رہتا ہے۔ وہ سمجھتے تو یہ ہیں کہ دنیا کے کاموں میں ان کے فوائد ہیں۔ اس لئے یہ تو پہلے کرو۔ خدا تعالیٰ کے حق بعد میں ادا ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ دنیاوی منفعت میں بظاہر انہیں فوری آرام اور آسائش نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ ایسا سلوک کرتا ہے کہ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اپنے آپ سے غافل کر دیا اور ایسے لوگ کبھی ذہنی سکون نہیں پاتے۔

پس مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حقیقی تقویٰ تمہارے اندر ہے اور تم مومن ہو، خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین رکھتے ہو، اس کی وحدانیت پر ایمان و یقین ہے تو پھر ان شرائط کے مطابق اپنی زندگی بسر کرو جن کے مطابق زندگی بسر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے ہر کام کے انجام کو دیکھو اور اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ تمہارے ہر عمل اور فعل کو دیکھ رہا ہے اور جب انسان کی ایسی سوچ ہو تو پھر ہر کام کرنے کا انداز ہی بدل جاتا ہے اور انسان خود محسوس کرتا ہے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل بھی مجھ پر بڑھ رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے جب مَیں کینیا میں دورے پر گیا ہوں تو وہاں کے ایک پرانے سیاستدان تھے جو ایک reception میں وہاں ملے۔ کہنے لگے کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی ملا ہوں۔ انہوں نے مجھے ایک نصیحت کی تھی جس کا مجھے بڑا فائدہ ہوا ہے اور وہ نصیحت یہ تھی کہ تم ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے پاس تمہاری تمام باتوں کا ریکارڈ بھی ہے۔ اب مجھے یاد نہیں کہ (۔) تھے یا عیسائی، غالباً عیسائی تھے۔ اگر ان کو فائدہ ہو سکتا ہے تو ایک حقیقی مومن جس کو خاص طور پر خدا تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے اس کو کس قدر فائدہ ہو گا کہ اپنے کام کے انجام پر نظر رکھے اور ہمیشہ یہ یاد رکھے کہ علیم و قدیر خدا میرے ہر کام اور ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور اسی وجہ سے میں نے اپنے ہر کام کو اس کی رضا کے لئے کرنا ہے۔ اگر یہ سوچ نہیں ہوگی، خدا تعالیٰ کو بھول جاؤ گے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاسقوں میں شمار ہو گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں فاسق کہہ کر ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو واضح کر دیا کہ اگر تقویٰ پر نہیں چلتے۔ اپنے کل کی فکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نہیں چلتے تو پھر فاسقوں میں شمار ہو گا اور فاسق وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والے ہیں۔ جو گناہوں میں مبتلا رہنے والے ہیں۔ جو اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔ جو سچائی سے دُور ہٹنے والے ہیں۔ پس اگر ہم اپنے جائزے نہیں لیتے، اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار پر پرکھنے کی کوشش نہیں کرتے تو بڑے خوف کا مقام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس حصہ کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ نَسُوا اللّٰہَ ...... یعنی جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں، چالاکیوں، ناعاقبت اندیشیوں، غرض قسم قسم کے حیلہ سازیوں اور رُوبہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔'' (روبہ بازیوں کا مطلب ہے جو لومڑیوں کی طرح چالاکیاں کرتے ہیں۔ اردو میں محاورہ ہے لومڑی کی طرح بڑا چالاک ہے۔)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں۔ دشمن بھی ہوتے ہیں مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو'' (یعنی خدا تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھتا ہے اور وہ اسے دوستوں پر بھی اور فائدہ مند چیزوں پر بھی مقدم رہتا ہے۔

پھر فرمایا ''دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے (کہ کام آئے۔ پھر) حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دُور ڈال دے کہ وہ کام نہ آ سکیں۔''

فرمایا کہ ''پس ہر آن خدا (تعالیٰ) سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی، موت کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا''۔ (زندگی اور موت میں خدا تعالیٰ کا ہی ساتھ ہے۔)

فرمایا کہ ''پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلّت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آ جاوے۔ ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق، فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں۔ ان میں شفقت علی خلق اللہ بھی نہیں ہوتی!'' (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 68)۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے شفقت بھی نہیں کرتے۔ یعنی نہ خدا کے حقوق ادا کرتے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆.........................☆.........................☆

مکرم محمد رفیع باجوہ صاحب

میرے والد مکرم محمد شفیع باجوہ صاحب کا ذکر خیر

ابا جان نے 22مارچ 2010ء کو طویل علالت کے بعد چشتیاں میں وفات پائی۔ آپ ایک فدائی احمدی تھے۔ آپ نے ساری زندگی جماعت کی محبت اور وفا میں گزاری۔ آپ موصی تھے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم نظام دین صاحب کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے ایک خواب دیکھ کر بذریعہ خط حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔

میرے والد خلافت کا عشق رکھنے والے اور استقامت اور استقلال سے احمدیت پر قائم تھے۔ آپ نے اپنی زندگی تحصیل چشتیاں کے گاؤں 107/F میں گزاری۔ آپ باقاعدگی سے نمازیں ادا کرتے اور کبھی قرآن مجید کی تلاوت کئے بغیر صبح گھر سے نہ نکلتے تھے۔ آپ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور کبھی بقایا دار نہ رہے۔ آپ نے وصیت کا چندہ بھی اپنی زندگی میں ادا کیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ ہمیشہ جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے۔ آپ کو بطور صدر جماعت اور زعیم انصاراللہ بھی جماعتی خدمت کا موقعہ ملا۔

آپ کا گھرانہ پورے گاؤں میں واحد احمدی گھرانہ تھا۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ جوانی میں آپ کا معمول تھا کہ جماعتی لٹریچر لے کر چوک میں بیٹھ جایا کرتے اور پڑھتے رہتے تھے۔ جو بھی شخص گزرتا اسے دعوت الی اللہ کرتے اور لٹریچر پڑھنے کو دیتے۔ ایک مرتبہ آپ نے مقامی مولوی کو اتنی دعوت الی اللہ کی کہ وہ حق تسلیم کرنے پر مجبور ہوگیا۔ آخر جب کوئی راہ فرار نظر نہ آئی تو کہنے لگا بھائی شفیع آپ کی ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن یہ جو پیٹ ہے نا یہ حق قبول کرنے کی ہمت نہیں دیتا۔ آپ کے سسرالی رشتہ دار غیراز جماعت تھے۔ وہ جب بھی آپ سے ملنے آتے آپ انہیں بھرپور دعوت الی اللہ کرتے۔ جب میرے دوست کسی کام سے گھر آتے تھے تو آپ انہیں بھی سمجھاتے کہ حق مان لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

آپ استقامت اور بہادری کے کوہ گراں تھے اور کوئی مخالفت آپ کے پایۂ استقلال میں لغزش کا باعث نہ بن سکی۔ بعض واقعات ایسے آئے کہ پورا گاؤں آپ کے خلاف ہوگیا لیکن آپ نے خدا تعالیٰ پر یقین کی بدولت ایسی استقامت دکھائی کہ مخالفین نے خود اس کا اعتراف کیا۔ 1974ء کے فسادات کے دوران اخبار میں ایک خبر آئی کہ اگر یہ چک 107/F فتح ہو جائے تو سمجھو پورا ضلع بہاولنگر فتح ہوگیا۔ دراصل اس شدید مخالفت کے خوف سے اردگرد کے ایک دو دیہاتوں کے احمدی مرتد ہوگئے۔ اس پر مخالفین نے پورا زور لگایا کہ ان کو بھی کسی طرح احمدیت سے ہٹایا جائے۔

انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک روز مخالفین کالج کے لڑکوں کی بسیں بھر کر لے آئے تاکہ آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو مار ڈالیں یا ڈرا کر احمدیت سے ہٹا دیں۔ سب لوگ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے چوک میں اکٹھے ہوگئے۔ تمام گاؤں والے بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ ایک جاننے والی عورت نے دیکھا تو بتانے کے لئے گھر گئی میری والدہ نے اسے کہا کہ ہماری فکر نہ کرو۔ گھر کے سب آدمی ڈیرے گئے ہوئے ہیں بس انہیں وہاں جا کر اطلاع کردو۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ جب اس نے جاکر اطلاع دی تو والد صاحب بڑے بیٹے اور ایک بھتیجے کو لے کر جو ان دنوں ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے گھر آئے۔ اس وقت میں اور میرا چھوٹا بھائی آٹھ دس سال کے تھے۔ آپ مجھے اور میرے چھوٹے بھائی کو اکیلے وہاں چھوڑ آئے۔ گھر آتے ہوئے آپ نے دیکھا کہ چوک میں بہت بڑا ہجوم جمع ہے۔ آپ کو مخالفین کے عزائم کا اندازہ ہوگیا۔ گھر آکر آپ نے مشورہ کیا تو بڑے بیٹے نے کہا کہ ہم دروازہ کھول دیتے ہیں اور سامنے کھڑے ہو کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر ہم دروازہ بند کریں گے تو وہ ہر طرف سے کود کر آجائیں گے اور مقابلہ کرنا مشکل ہوگا۔ چنانچہ آپ نے دروازہ کھول دیا۔ سب نے فیصلہ کرلیا کہ آج احمدیت کی خاطر قربانی کا وقت آگیا ہے۔ دوسری طرف جب مخالفین نے دیکھا کہ آپ گھر لوٹ آئے ہیں اور دروازہ کھول کر مقابلے کے لئے تیار کھڑے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں خوف ڈال دیا۔ انہوں نے سوچا کہ یہ ضرور تیاری کے ساتھ آئے ہیں اور یہ بے خوفی اس بات کی گواہ ہے کہ ان کے پاس بھاری مقدار میں اسلحہ موجود ہے۔ اس لئے مقابلے کے لئے جانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ انہی میں سے ایک نے مشورہ دیا کہ گھر کی دیوار کے ساتھ موجود لکڑیوں کو آگ لگا دیتے ہیں اس طرح یہ خود ہی جل جائیں گے۔ تبھی گاؤں والوں نے کہا کہیں ان لکڑیوں کے پیچھے انہوں نے دھماکہ خیز مواد نہ چھپایا ہو اور پورا گاؤں نہ جل جائے۔ اسی خوف سے ان سب نے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی اور واپسی پر گھر کے سامنے سے گزرنے کی بجائے لمبا چکر کاٹ کر دوسرے رستے سے چلے گئے۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کے ماننے والے اس گھرانے کی حفاظت فرمائی۔

پورے گاؤں والے آپ سے ڈرتے تھے اور براہ راست مخالفت کی جرأت نہ کرتے۔ چنانچہ انہوں نے آپ پر ایک جھوٹا مقدمہ کردیا۔ جب پولیس آپ کو گرفتار کرنے آئی تو سارا گاؤں تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہوگیا۔ جب آپ کو بلوایا گیا تو تھانیدار آپ سے کھڑا ہو کر ملا اور اپنے ساتھ کرسی پر بٹھا لیا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا کوئی ضمانتی ہے۔ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ ہی میرا گواہ اور میرا ضمانتی ہے۔ اس پر مخالفین میں سے ہی ایک شخص کھڑا ہوگیا اور اس نے کہا میں اس کا ضمانتی ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کی حفاظت فرمائی اور ہر قسم کی تذلیل سے محفوظ رکھا۔ مقدمے کے آخر پر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی باعزت بریت کے سامان کئے۔ بلکہ مقدمہ مخالفین پر الٹا گیا اور انہیں سزا بھگتنا پڑی۔

آپ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ نے ان کی تربیت بھی نہایت احسن رنگ میں کی اور انہیں نظام اور خلافت سے جوڑ دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام اولاد مختلف جماعتی عہدوں پر جماعت کی خدمت کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو سکون عطا کرے اور آپ کو جنت میں اعلیٰ انعامات سے نوازے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

۞ مکرم محمد انعام ذاکر صاحب (ر) کارکن نظارت تعلیم قادیان تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 11/اپریل 2015ء کو خاکسار کی بیٹی مکرمہ عالیہ انعام صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم ساجد محمود صاحب آف آسٹریلیا ابن مکرم فضل احمد صاحب مرحوم آف جھنگ شہر کے ساتھ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بیس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر الرفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا۔ ایجاب وقبول کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی۔ قریباً چار بجے بعد دوپہر رخصتی عمل میں آئی۔ دلہن مکرم عبدالغفور صاحب مرحوم درویش قادیان کی پوتی اور مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم آف منڈی بہاؤ الدین سابق درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ اور شادی کے بہت بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

۞ وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سالانہ تربیتی پروگرام 2015ء

(خدام واطفال الاحمدیہ کرتار پور ضلع فیصل آباد)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ 275/ر ب ضلع فیصل آباد کو مورخہ 10 تا 12/اپریل 2015ء اپنا سالانہ تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ 10/اپریل کو افتتاحی تقریب میں تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم طاہر محمود صاحب معلم سلسلہ کرتار پور نے افتتاحی تقریر کی۔ پہلے دودن خدام واطفال کے درمیان علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ پہلے دن کے اختتام پر مکرم صدر صاحب جماعت کرتار پور نے نصائح کیں۔ تیسرے دن مورخہ 12/اپریل کو باجماعت تہجد ہوئی۔ اور دوسری مجالس کے ساتھ علمی مقابلہ جات ہوئے۔ 11 بجے دن اختتامی اجلاس ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم کاشف مدثر صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کرتار پور نے رپورٹ پیش کی اور مکرم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ اس میں کل حاضری 105 تھی۔ 13 مجالس کی نمائندگی بھی ہوئی۔ پروگرام کے اختتام پر ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم محمد ساجد مبشر صاحب ولد مکرم محمد عاشق طیب صاحب مرحوم دارالیمن شرقی ربوہ بلڈ پریشر، شوگر اور چھاتی کے انفیکشن کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل تھے۔ اب ان کو لاہور ریفر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم مئی 2015ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس ملفوظات
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	بیت الرحمٰن کا افتتاح 18 مئی 2013ء
7:45 am	سپینش سروس
8:20 am	پشتو مذاکرہ
8:55 am	ترجمۃ القرآن کلاس
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	دورہ سپین
12:45 pm	The Casa Loma
1:15 pm	راہ ہدیٰ
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:40 pm	تلاوت قرآن کریم
6:55 pm	سیرت النبی ﷺ
7:20 pm	Shotter Shondhane
8:25 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ سپین

2 مئی 2015ء

12:30 am	The Casa Loma
1:15 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	دورہ سپین
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اپریل 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 29 جون 2013ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب 25-اکتوبر 1996ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:05 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

3 مئی 2015ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی نشست
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	یسرنا القرآن
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2015ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:10 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:40 pm	کڈز ٹائم
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی نشست

ربوہ میں طلوع وغروب 28/اپریل

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:48

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28-اپریل 2015ء

8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:10 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اپریل 2015ء (سندھی ترجمہ)
8:30 pm	گلشن وقف نو
11:25 pm	گلشن وقف نو

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آگئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P عجوہ لان 3P
-/950 -/750 -/900
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

ضرورت سٹاف
● سٹاف نرس LHV کوارٹرز کی سہولت
● میٹرک پاس لڑکیوں کی ضرورت
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ 047-6213944

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0476-211510، 0344-7801578

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

FR-10

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel:061-6779794,061-6563536

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
ITEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com